ڈیجیٹل پرائز بانڈ خریدنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Faj -7865 تاریخ:12-08-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ سنٹرل ڈائریکٹوریٹ آف نیشنل سیونگز Central Directorate of National Savings (CDNS) نے ایک نئی ڈیجیٹل سرمایہ کاری پروڈکٹ متعارف کروائی ہے، جس کو ڈیجیٹل پرائز بانڈ(DPB) کہا جاتا ہے۔ اس کے SOPs میں جو اس کی خریداری اور دیگر معاملات کا طریقہ درج ہے،وہ یہ ہے کہ اولاً ایک ڈیجیٹل سیونگ اکاؤنٹ کھلوایا جائے گا،اس اکاؤنٹ کے ذریعہ ڈیجیٹل پرائز بانڈ کی خریداری ہوگی۔ پہلے سے موجود سیونگ اکاؤنٹ کے ذریعہ بھی خریداری کرسکتے ہیں۔ ان دو اکاؤنٹ ہولڈرز کے علاوہ کوئی اور ڈیجیٹل پرائز بانڈز(DPB) نہیں خرید سکتا۔ کم از کم خریداری 500 روپے کی ہوگی، زیادہ کی کوئی حد نہیں۔ خریداری کے بعد خریدار کو کوئی Physical instrument (خارجی وجود رکھنے والی چیز مثلا: پرچی وغیرہ) نہیں دی جائے گی، بلکہ ایک نمبر اس کے نام پر رجسٹر کردیا جائے گا، جس کی تفصیل متعلقہ موبائل ایپ(CDNS) پر دستیاب ہوگی اور پھر یہی نمبر قرعہ اندازی میں شامل کیا جائے گا،انعام نکلنے کی صورت میں انعام اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کردیا جائے گا اور سیونگ اکاؤنٹ ہونے کی بنا پر(DPB) ہولڈر کو ہر ماہ نفع بھی ملتا رہے گا۔

جس نے ڈیجیٹل پرائز بانڈز(DPB) خریدا ہے،وہ کسی کو یہ بانڈز بیچ نہیں سکتا،نہ ہی ویسے

کسی کو دے سکتا ہے، الغرض جب تک وہ حیات ہے، تب تک کسی طریقہ سے اس میں انتقال ملکیت کی صورت بن سکتی ہے اور نہ ہی کسی کو ضمانت کے طور پر رکھوا سکتا ہے۔ جس کے نام پر یہ رجسٹرڈ ہیں، اس کے نام پر ہی رہیں گے، ہاں البتہ اگر (DPB) ہولڈر Withdraw ہونا چاہے، تو جس اکاؤنٹ کے ذریعہ جہاں سے خریداری کی ہے، وہاں (DPB) واپس کروادے، اس کو اپنی رقم واپس مل جائے گی۔

اس مکمل تفصیل کے مطابق سوال یہ ہے کہ کیا ڈیجیٹل پرائز بانڈز (DPB) کی خریداری جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ڈیجیٹل پرائز بانڈ (DPB) ایک سودی بانڈ ہے، اس پر ملنے والا مشروط نفع سود ہے، لہذا اس کی خریداری ناجائز و حرام ہے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ڈیجیٹل پرائز بانڈز (DPB) میں کوئی چیز خریدی، بیچی نہیں جاتی ہے، بلکہ اکاؤنٹ میں رقم جمع کروا کر اس کا ایک کوڈ وصول کیا جاتا ہے جو کہ مال نہیں ہوتا اسی وجہ سے اس کی خرید و فروخت اور انتقال ملکیت کی صورت نہیں بنتی اور جو اس کے بدلے رقم جمع کروائی گئی ہے، وہ قرض ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ڈیجیٹل پرائز بانڈز (DPB) ہولڈر کی طرف سے یہ رقم خرچ کرنے کی اجازت ہوتی ہے اور جب وہ Withdraw ہونا چاہے، تو جہاں اس نے رقم جمع کروائی ہے، وہاں سے اپنی رقم کی مثل وصول کر سکتا ہے، اسی کا نام قرض ہے۔ جب جمع شدہ رقم قرض ہے، تو ہر ماہ ملنے والا نفع اور قرعہ اندازی میں نام کی شمولیت اور اس پر ملنے والا انعام اسی قرض پر مشروط نفع ہے اور قرض پر مشروط نفع کو حدیث مبارکہ میں سود فرمایا گیا ہے، لہذا ڈیجیٹل پرائز بانڈز (DPB) سودی ہے، اس کی خریداری ناجائز و حرام ہے۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ سودی ڈیجیٹل پرائز بانڈز (DPB) کی خریداری سے بچیں کیونکہ سودی لین دین جاری رکھنے والے کے لیے قرآن پاک میں یہ وعید ہے کہ وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جنگ کا یقین کرلے اور کسی مسلمان کی کیا مجال کہ وہ اللہ پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کا تصور بھی کرے؟ نیز احادیث مبارکہ میں سود خور کو ملعون اور لائق جہنم فرمایا گیا ہے، مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ ایک ظاہری نفع کی لالچ میں اتنی بڑی بڑی وعیدات اپنے سر لے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:﴿اَلَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا﴾ ترجمہ کنزالایمان:”وہ جو سُود کھاتے ہیں قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر جیسے کھڑا ہوتا ہے وہ جسے آسیب نے چھو کر مخبوط بنا دیا ہو، یہ اس لئے کہ انہوں نے کہا بیع بھی تو سُود ہی کے مانند ہے اور اللہ نے حلال کیا بیع کو اور حرام کیا سُود۔“ (سورۃ البقرہ، آیت 275)

مزید ارشاد فرماتا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ ترجمہ کنزالایمان:”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو باقی رہ گیا ہے سود، اگر مسلمان ہو، پھر اگر ایسا نہ کرو، تو یقین کرلو اللہ اور اللہ کے رسول سے لڑائی کا۔ (سورۃ البقرہ، آیت 278،279)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:”لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آکل الربا ومؤکلہ“ یعنی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے والے پر لعنت فرمائی۔ (صحیح المسلم، کتاب البیوع، جلد3، صفحہ 1219، بیروت)

ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ومن أكل درهما من ربا فهو مثل ثلاث وثلاثين زنية، ومن نبت لحمه من السحت فالنار أولى به“یعنی جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو وہ تینتیس بار زنا کرنے کے برابر ہے اور جس کا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اس کی زیادہ مستحق ہے۔

(المعجم الاوسط، جلد3، صفحہ211، دار الحرمین، قاھرہ)

حدیث پاک میں ہے:”كل قرض جر منفعة فهو ربا“ یعنی جو قرض نفع لائے وہ سود ہے۔ (کنز العمال، الکتاب الثانی، الباب الثانی، جلد6، صفحہ238، مؤسسۃ الرسالہ)

علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:”كل قرض جر نفعا حرام اي اذا كان مشروطا“یعنی ہر وہ قرض جو مشروط نفع لائے حرام ہے۔

(رد المحتار مع الدر المختار، کتاب القرض، جلد5، صفحہ166، مطبوعہ بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں:”بر بنائے قرض کسی قسم کا نفع لینا مطلقاً سود و حرام ہے، حدیث میں ہے، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:”كل قرض جر منفعة فهو ربا“ (فتاوی رضویہ، جلد25، صفحہ223، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:”قرض دیا اور ٹھہرالیا کہ جتنا دیا ہے اس سے زیادہ لے گا، جیسا کہ آج کل سود خواروں کا قاعدہ ہے کہ روپیہ دو روپے سیکڑا ماہوار سود ٹھہرالیتے ہیں، یہ حرام ہے، یوہیں کسی قسم کے نفع کی شرط کرے، ناجائز ہے۔“

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ759، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

24محرم الحرام 1445ھ/12 اگست 2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے